عظمت و رفعت کا راز عاجزی و انکساری میں ہے

حافظ عبدالوکیل فہیم عبدالستار
(میاں چنوں)

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ وہ افراد و اقوام جو خالق کائنات کے حضور جھکیں' وہ سربلند ہوئیں اور یہ قانونِ الٰہی ہے کہ خشوع وخضوع کا راستہ اختیار کرنے والے نحیف وکمزور لوگ ہی سرخروئی کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی حالت زار کسی سے پوشیدہ نہیں اور اکڑنے والی گردنِ فرعون کا انجام کیا ہوا اور کیسے تا قیام قیامت نشانِ عبرت بنا۔ سب کو معلوم ہے۔ مستحقین من وسلویٰ کون تھے اور کیسے حقدار قرار پائے۔ قومِ نوح جو بے بس اور لاچار افرادِ حق پر مشتمل تھی کیسے اور کیوں کامیاب و کامران خشکی پر خیمہ زن ہوئی اور ابنِ نوح کیسے غرقِ آب ہو گیا۔ یہی داستانیں قومِ عاد وثمود میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں کہ اپنی جبینِ نیاز کو خاک میں پراگندہ کرنے والے ہی رحمتِ خداوندی کے حقدار ٹھہرے۔

یہی دستور اس دنیا کا بھی ہے' کہ جھکنے والوں کو اٹھا کر سینے سے لگایا جاتا ہے اور اکڑنے والی گردنیں زبردستی مروڑ کر جھکا دی جاتی ہیں۔ غرور وتکبر جس انسان کا شیوہ ہو' جو اپنے سوا دوسروں کو حقیر وکمتر جانے اور جس کی خواہش ہو کہ ہر طرف صرف اسی کی ''بلے بلے'' ہو اور اس جیسا مقام و مرتبہ اور احترام کسی اور کو نہ ملے' تو ایسا شخص چند مفاد پرست لوگوں کی صرف زبان کی حد تک عزت واحترام کو دیکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ ہر طرف اسی کا چرچا اور اس کی عزت وعظمت کا پرچار ہے' جبکہ حقیقت میں ایسا شخص لوگوں کے دلوں میں انتہائی پست اور گھٹیا مقام پر ہوتا ہے۔ یا پھر ﴿یکرم الموجل مخافة شره﴾ کی عملی تفسیر ہوتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف جو شخص لوگوں کے ساتھ عاجزی و انکساری اور نرم دلی سے پیش آتا ہے اور دوسروں کو اپنے سے بہتر تصور کرتا ہے' تو ایسا شخص لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے اور حقیقی مقام ومرتبہ اور عزت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بھی یہ قانون دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ اوجِ ثریا پر متمکن ہوئے' جنہوں نے اپنی جبیں ہر دم اللہ کے سامنے سجدہ ریز رکھیں اور بغاوت وسرکشی کرنے والے صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیئے گئے۔

میدانِ بدر میں اللہ کے حضور جھکنے والی ہی چند بے سروساماں ہستیاں فراعنہ وقت کو روندتی چلی گئیں۔ امامِ کائنات ﷺ کی رزمِ حق وباطل چھڑنے سے پہلے صحرائے بدر کو تر کرنے والے آنسو اور عرشِ معلی تک پہنچنے والی گڑگڑاہٹیں ہی تھیں کہ جن کی بدولت کھجوروں کی ٹہنیاں برقِ الٰہی بن کر لشکرِ کفار پر چار سو ٹوٹ پڑیں۔ وہ صحابہ کرام جو اسلام کی تاریخ کے ماتھے کا جھومر بنے۔ مؤرخین حیرت و استعجاب سے سوال دھراتے ہیں کہ زمین ان کیلئے کیسے سمٹ گئی۔ ان کے بارے میں شہنشاہِ روم کے سفیر یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ ان سے کامیابی تو درکنار مقابلہ بھی ممکن نہیں کہ وہ تو دن کے وقت گھوڑوں کی پشتوں پر بیٹھ کر ہمارا مقابلہ کرتے ہیں اور رات کے وقت تنہائیوں میں اپنے رب کے حضور گریہ زاری کرتے ہیں۔

کیسے مزے کے دن تھے کہ راتوں کو صبح تک
میں تھا تیری جناب تھی دستِ سوال تھا

یہی قانونِ قدرت ہے کہ جب انسان بندگی اور عبودیت کا راستہ اختیار کرے تو نہ صرف اس کا حکم انسان مانتے ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ان کیلئے مسخر کر دیتے ہیں۔ اگر وہ خشک وساکن نیل کو چلنے کا حکم دے تو وہ بحر بیکراں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر وہ جنگلوں کے جانوروں کو جگہ چھوڑنے کا حکم دے تو شیر اپنے بچوں کو اٹھا کر بھاگتے نظر آتے ہیں۔ دریا اور سمندر ان کے لئے مسخر کر دیئے جاتے ہیں۔ جب وہ آگے بڑھتے تو تپتے صحراء اور ویرانے سرعت کے ساتھ مہینوں کی مسافت دنوں میں طے کر جاتے اور جبر و استبداد ان کے نام سے ہی سمٹ جاتے۔ جب کبھی ان لوگوں کو فتح وکامرانی میں تاخیر ہوئی تو فوراً رب کائنات کے حضور سجدہ ریز ہو کر تجدید ایمان اور اپنی جانی ومالی کمزوری کا اظہار کرتے ہوئے کرہ ارض کو اپنے اشکوں سے تر کرتے نظر آتے اور پھر اپنی آنکھوں سے اپنے اللہ کی مدد اور نصرت کے نظارے دیکھتے۔

دراصل یہ سب کچھ اپنے خالق ومالک کے سامنے عاجزی وانکساری کا بدلہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے اپنے مالک حقیقی سے روگردانی کی تو عالم نے دیکھا کہ وہ بغداد جو عروس البلاد کہلاتا تھا کیسے کھنڈرات کا ڈھیر بنا' عالم اسلام کی مساجد کیسے اصطبلوں اور مدارس شراب خانوں میں تبدیل ہوئے۔ دریائے دجلہ کی سرخی وسیاہی کس چیز کا نتیجہ تھی۔ کس طرح مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہیں اور ان کے سروں کے مینار بنائے گئے۔ عباسی خلافت کہ جس کا جھنڈا ابو مسلم نے خراسان سے بلند کیا تھا۔ بالآخر اس کا سفینہ دجلہ کے کنارے ڈوب گیا۔

یہ سب کیوں ہوا؟ اس کی وجہ کیا تھی؟ ہاں یہ سب ﴿نسو الله فنسيهم﴾ کی عملی تصویر تھا اور اس لئے بھی کہ انہوں نے اپنا رشتہ مسجد ومدرسہ سے توڑ کر محلات سے استوار کیا' جہاد کو ترک کر کے مال وزر سمیٹنے پر توجہ دی' غیروں کی تقلید میں ترکیب قوم رسول ہاشمی کو فراموش کیا' اسلامی شعائر کے پرخچے اڑائے' انسانوں کی حاکمیت کو اللہ کی حاکمیت پر اعلیٰ وبرتر جانا' آخرت کو بھلا کر چڑھتے سورج کے پجاری

بنے' غیرت کے درس کو پس پشت ڈال کر سستی و کاہلی اور بزدلی کو اختیار کیا اور پھر ان کا انجام کیا ہوا کہ رہتی دنیا تک نشانِ عبرت بن کر رہ گئے۔

آج اگر ہم بھی بغاوت و سرکشی کی روش چھوڑ کر اپنے حقیقی مالک و مولا کے سامنے جھک جائیں تو ہرگز بعید نہیں کہ وہ ہمیں کامیابی و کامرانی اور سرخروئی سے نوازے' کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ زمین پر عروج اور طاقت کے اہل صرف اس کے بندے ہیں اور پھر جب اللہ اپنے بندوں سے راضی ہو جائے تو بندے اپنے رب پر قسم اٹھا دیں تو اللہ اس کو بھی پورا فرما دیتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے عضو عضو کو اپنے تابع کر لیتے ہیں کہ میں اس کا ہاتھ بنتا ہوں' جس سے وہ کام کرتا ہے' وہ آنکھیں اور کان بنتا ہوں کہ جن سے وہ دیکھتا اور سنتا ہے' وہ پاؤں بنتا ہوں کہ جن سے وہ چلتا ہے۔ اور ہاں...... اس سے بھی بڑھ کر کہ ایک بالشت اللہ کی طرف بڑھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ ایک قدم اور ایک قدم اللہ کی طرف چلنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ چلتے ہوئے آتے ہیں اور چل کر آنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ بھاگ کر آتے ہیں اور پھر جو اللہ کا دوست بن جائے' تو ایسے لوگوں کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''میرے ولیوں (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اور ایسے اہل ایمان کو نورِ بصیرت سے نواز دیا جاتا ہے۔''

رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ یہ مقام و مرتبہ یہ رفعت و بلندی اور عظمت ضربوں' چلہ کشی' قبروں پر ماتھے رگڑنے اور جنگلات میں زندگیاں کھپانے سے نہیں' بلکہ ایمان کی روشنی اور عقیدے کی پختگی کے ساتھ میدانِ عمل میں کود جانے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر انسان اپنے آپ کو اپنے اعلیٰ و ارفع رب کے سامنے جھکا دے تو کوئی مانع نہیں ہے کہ اس کا ہر ہر عمل ایسا قرار پائے' جیسا کہ ہادی کائنات ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا کہ اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر زیادہ پایا۔ لیکن اس کیلئے ضروری یہی ہے کہ ہمارا ہر اٹھنے والا قدم صراطِ مستقیم کی طرف گامزن ہو۔ اگر ہم ایسے ہو جائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی قیادت و سیادت سونپ دیں گے۔ حالات کی ناہمواری و ناملائمی ہمارے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی' کیونکہ جس سے اللہ رب العزت راضی ہو جائیں تو پھر پوری کائنات کو حکم صادر فرما دیتے ہیں' کہ وہ اس کی ہو جائے۔

نمازِ عشق میں گو دل کشی بہت ہے مگر
جگر کا گرم لہو چاہئے وضو کیلئے

فرقہ پرستی اور تعصبات سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی

جامعہ سلفیہ میں تقسیم اسناد کی تقریب

علماء کرام عالم اسلام کو درپیش بحران کے خاتمہ کی راہیں تلاش کریں' اسلام سے زیادہ روشن خیال اور اعتدال پسند کوئی دین نہیں

حکومت فرقہ واریت پر قابو پانے کیلئے تمام مکاتب فکر کے علماء سے تعاون چاہتی ہے' صدر پرویز کی طرف سے روشن خیالی کی بات دین سے جدا نہیں ہے

جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل علماء کی تبلیغی سرگرمیوں سے ہزاروں افراد مسلمان ہوئے' تقریب سے اعجاز الحق' شیخ محمد بن سعد الدوسری اور میاں نعیم الرحمن کا خطاب

فیصل آباد (احمد کمال نظامی) فیصل آباد اس نقطہ نگاہ سے بڑا خوش قسمت ضلع قرار دیا جا سکتا ہے کہ دینی مدارس کے حوالہ سے بعض دینی مدارس کی حیثیت مرکزی ہے اور ان میں بعض دینی مدارس سے نصف صدی سے زیادہ اپنی عمر رکھتے ہیں۔ ان دینی تعلیم کے گہواروں میں تمام مسالک کے مرکزی جامعات شامل ہیں۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد مکتبہ اہلحدیث کی مرکزی درس گاہ ہے اور اس درس گاہ کی انفرادیت اور جداگانہ حیثیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جامعہ سلفیہ میں زیر تعلیم پاکستانی طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ مروجہ تعلیمی نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے اور میٹرک سے بی اے تک تعلیم کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ غیر ممالک سے دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کی بڑی تعداد کراچی کے دینی مدارس کے بعد فیصل آباد کے جامعہ سلفیہ کا انتخاب کرتی ہے اور اس مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء پاکستانی افواج کے علاوہ غیر ممالک میں بھی دینی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ روز جامعہ سلفیہ کا 50واں جلسہ تقسیم اسناد ہوا جس میں فارغ التحصیل ہونے والے علماء کو دستار فضیلت (ڈگری) سے نوازا گیا۔ وفاقی وزیر مذہبی امور میاں اعجاز الحق 50ویں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر جہاں وفاقی وزیر مذہبی امور نے سیاسی باتیں کیں اور حزب اختلاف کی جماعتوں کو ان کے کمزور پہلو کی نشان دہی کرتے ہوئے کہا کہ حزب اختلاف کی جماعتوں میں کسی ایک نکتہ پر بھی اتفاق رائے نہیں پایا جاتا بلکہ حکومت کو ان سے خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ڈیل کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اور یہ معمول کی باتیں ہوتی ہیں۔ اعجاز الحق نے جامعہ سلفیہ کی پچاس سالہ دینی تعلیمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بھرپور انداز میں خراج تحسین پیش کیا اور اس پروپیگنڈہ کی نفی کی کہ حکومت دینی مدارس پر کنٹرول کرنا چاہتی ہے یا اپنا مرتب کردہ کوئی نصاب نافذ کرنا چاہتی ہے۔ حکومت کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے اور نہ ایسا ہونا ممکن ہے بلکہ دینی مدارس کو چلانے کی اپنی ایک ٹیکنیک ہے جو حکومت کے بس کا روگ نہیں ہے بلکہ جنرل پرویز مشرف کو جو رپورٹ پیش کی گئی ہے حکومت نے سات کروڑ روپے کی لاگت سے ماڈل دینی مدارس قائم کئے جو ناکامی سے دوچار ہوئے۔ لہٰذا نیشنل سکیورٹی کونسل اور صدر پرویز مشرف کو واضح طور پر رپورٹ میں بتا دیا گیا ہے کہ دینی مدارس چلانا حکومت کا کام نہیں ہے بلکہ حکومت دینی مدارس کے امیج کو بہتر بنانے کے لئے ایک جامع پلان پر عمل درآمد کراتے ہوئے یورپی ممالک اور دیگر ممالک میں دینی مدارس کے بارے میں جو منفی رد عمل پایا جاتا ہے۔ اسلامی ممالک اور پاکستان کا ایک مشترکہ وفد تشکیل دیا جا رہا ہے یہ وفد او آئی سی کے نمائندوں پر مشتمل ہو گا۔ اس وفد میں اعجاز الحق بھی شامل ہیں۔ ہم یورپی ممالک کا دورہ کر کے پاکستان کے دینی مدارس کے بارے میں منفی تاثرات کو دور کریں گے اور اس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ اعجاز الحق نے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت عالم اسلام ایک بحران میں مبتلا ہے اس کا ادراک ایک عام مسلمان بھی رکھتا ہے کہ علماء پر اس کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بحران کے خاتمہ کی راہیں تلاش کریں۔ صدر جنرل پرویز مشرف جس روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی بات کر رہے ہیں یہ دین سے جدا کوئی چیز نہیں ہے بلکہ عین اسلام ہے تاہم اسے سمجھنے میں غلطی کی جا رہی ہے۔ اسلام میں خودکش حملوں کی قطعی اجازت نہیں اور نہ ہی اسلام فرقہ واریت کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام سے زیادہ روشن خیال اور اعتدال پسند کوئی دین نہیں ہے۔ فرقہ واریت کے نام پر جو خون کی ہولی کھیلی گئی بے گناہ انسانیت کو موت کی نیند سلایا گیا اور اب حال ہی میں لاہور میں مولانا غلام حسین نجفی کا افسوسناک اور شرمناک قتل فرقہ وارانہ عفریت کی بدترین مثال ہے۔ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت فرقہ واریت پر کنٹرول کرنا چاہتی ہے اور تمام مکاتب فکر کے علماء سے تعاون چاہتی ہے۔ ہمیں ان عناصر کی بیخ کنی کرنے کی ضرورت ہے جو مختلف مسالک کے درمیان نفرت کی آگ بھڑکا کر اسلام کا امیج خراب کر رہے ہیں ایسے افراد کسی کے محب نہیں ہیں۔ جامعہ سلفیہ کے 50ویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے مکتبہ الدعوۃ اسلام آباد کے ڈائریکٹر ریسرچ شیخ محمد بن سعد الدوسری نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ اسلام امن، سلامتی اور وقار انسانیت کا دین ہے اور اس وقت عصری تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اسلام کی روح کے مطابق اپنے کردار و عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن کی کوششوں کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسلام کی لغت میں لفظ دہشت گردی کہیں نہیں لہٰذا ہمیں فرقہ پرستی اور تعصبات سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اگر فرقہ واریت کے موذی مرض میں یونہی مبتلا رہے تو یہ پاکستان اور اسلام کے خلاف سازش ہو گی۔ میاں نعیم الرحمان صدر جامعہ سلفیہ نے اپنی رپورٹ میں جامعہ سلفیہ کی پچاس سالہ دینی تعلیمات کا حوالہ دیا اور اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ، برطانیہ اور دیگر یورپی اور ایشیائی افریقی ممالک میں اسلام کی تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور یہ جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل علماء کا اعزاز ہے کہ ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ہزاروں افراد اسلام کے دامن میں پناہ لے چکے ہیں۔ وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے اپنے دورہ فیصل آباد کے دوران مولانا زاہد القاسمی کی قیام گاہ پر پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا اور وہی باتیں کیں جو جامعہ سلفیہ میں اپنے خطاب میں کر چکے تھے۔

(بشکریہ نوائے وقت)